کشکول

کمبل مجھے نہیں چھوڑتا

جاڑے کے موسم میں ایک مفلس معلم نے ایک لمبی گدڑی پہن رکھی تھی۔ ایک سیلاب کیوجہ سے ایک ریچھ پہاڑ سے ندی میں آگیا تھا۔ اس کا سر پانی کے اندر پوشیدہ تھا۔ لڑکوں نے اس کی پشت دیکھی اور چلاّ اٹھے۔ "استاد! ندی میں ایک کمبل پڑا ہوا ہے۔ آپ کو سردی لگ رہی ہے لہذا یہ کمبل آپ لے لیجئے"۔

اپنی سخت ضرورت اور شدید سردی کو نگاہ میں رکھتے ہوئے معلم نے فوراً چھلانگ لگائی تاکہ کمبل اٹھا لیں۔ قریب پہونچتے ہی ریچھ نے اسے دبوچ لیا اور استاد پوری طرح اس ریچھ کے چنگل میں گرفتار ہوگئے۔

لڑکوں نے چلاتے ہوئے کہا "ماسٹر صاحب! کمبل اٹھا کر آجائیے۔ اور اگر نہیں لاسکتے تو خالی ہاتھ واپس آجائیے۔ معلم نے جواب دیتے ہوئے کہا "میں نے تو کمبل چھوڑ دیا لیکن یہ کمبل مجھے نہیں چھوڑ رہا ہے"۔

میں نے اُسے نہیں بھیجا تھا

ایک آدمی نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ لوگ اسے خلیفہ کے پاس لے گئے۔ خلیفہ نے اس سے کہا: پچھلے سال یہاں ایک آدمی پیغمبری کا دعویدار تھا۔ اسے لوگوں نے جان سے مار ڈالا!

اس آدمی نے کہا۔ "لوگوں نے ٹھیک ہی کیا کیونکہ وہ میرا بھیجا ہوا نہیں تھا!!

فخر الملک کا جواب

فخرالملک، آل بویہ کے گرانقدر وزیروں میں سے ایک تھے۔ ایک شخص نے انہیں ایک خط لکھا جس میں اس نے وزیر کے ایک مرید کی برائی کی تھی۔ فخرالملک ایک صاحبِ ایمان و خداپرست انسان اور دانشمند وزیر تھے "انہوں نے اس مذمت آمیز خط کی پشت پر جواب لکھکر خط اس آدمی کے پاس بھیج دیا، جس کا مضمون یہ تھا۔

"لوگوں پر نکتہ چینی کرنا اور ان کی مذمت کرنا انتہائی مذموم اور نازیبا حرکت ہے چاہے اس میں جھوٹ بالکل نہ ہو۔ اگر آپ نے یہ باتیں میری خیرخواہی میں کہی ہیں، تو اس کی وجہ سے آپ کو جو نقصان پہونچنے والا ہے وہ اس فائدہ سے زیادہ ہوگا جو آپکی نظر میں ہے۔ اس کے علاوہ میں آپ جیسے عیب جو اور فاسد آدمی کی بات، ایک ایسے آدمی کے خلاف جس نے کبھی عیب جوئی و الزام تراشی نہیں کی ہے، ہرگز قبول نہ کروں گا۔ اور اگر آپ ایک سن رسیدہ آدمی نہ ہوتے تو میں آپکو ایسی

کڑی سزا دیتا کہ دوسرے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہوتی اور اس کے بعد ہماری حکومت میں کوئی الزام تراشی و عیب جوئی کی ہمت بھی نہ کرتا۔ لیکن میں آخری بار آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اس بڑے عیب سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور خداوند عالم کے غیض و غضب سے ڈرئیے ۔ والسلام ۔

عـــابد وابلیس کی کشمکش

کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزارآدمی تھا۔ اسے لوگوں نے بتایا کہ فلاں جگہ ایک درخت ہے جس کی لوگ پرستش کرتے ہیں ۔ اس خبر سے وہ عبادت گزار آدمی بہت غضبناک حالت میں اپنی جگہ سے اٹھا۔ اپنے کندھے پر کلہاڑا رکھا اور اس پیڑ کو جڑ سے کاٹ پھینکنے کیلئے چل پڑا۔ راستہ میں ایک بوڑھے آدمی کے روپ میں ابلیس نے اس مرد عبادت گزار سے پوچھا۔-کہاں جارہے ہو ؟۔اس نے جواب دیا۔-فلاں جگہ اس درخت کو کاٹنے جارہا ہوں ۔-ابلیس نے اس سے کہا۔-تم جاؤ اپنی عبادت کرو۔ یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے ۔-اس مرد عبادت گزار نے اس بوڑھے پر چھلانگ لگائی ۔ ابلیس زمین پر گر گیا اور وہ عبادت گزار آدمی اس کے سینہ پر سوار ہوگیا۔ ابلیس نے کہا۔ -اے عبادت گزار ! خداوند عالم نے پیغمبر بھیجے ہیں ۔ پس اگر اس درخت کی بیخ کنی لازم ہے تو اسے اپنے پیغمبر کو حکم دینا چاہیے کہ وہ یہ کام انجام دے ۔ تمہیں اس کام کا حکم نہیں دیا گیا ہے ۔- اس مرد عابد نے جواب دیا۔ -نہیں ! مگر اس درخت کی بیخ کنی لازمی ہے ۔- ابلیس نے کہا۔ -تم ایک درویش آدمی ہو۔ تمہارے اخراجات کی ذمہ داری عوام پر ہے ۔ پس تمہیں ایسا کام کرنے کی کیا ضرورت ہے جس کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا ہے۔ میں ہر روز تمہیں در دینار دیتا رہوں گا۔ یہ تمہارے لئے بھی بہتر ہوگا اور دوسرے عبادتگزاروں کے کام بھی آئے گا۔اس عبادت گزار نے ابلیس کی تجویز پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنونچا کہ اس میں سے ایک دینار صدقہ دیدیا کروں گا اور ایک دینار میرے اخراجات کے لئے کافی ہوگا۔ پس مجھے اس درخت کو نہ کاٹنا چاہیے کیونکہ مجھے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اور نہ میرے پیغمبر سے ہی یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ یہ میرا واجب فریضہ قرار پائے !! یہ سوچ کر وہ عبادت گزار آدمی واپس آگیا۔ دوسرے دن صبح سویرے اسے اپنے دروازہ پر دو دینار ملے ۔ اس کے بعد بھی ایک روز اور اسے اسی جگہ پر دو دینار حاصل ہوئے ۔ لیکن تیسرے دن اسے دینار وغیرہ کچھ نہ ملا۔ اس نے پھر کلہاڑی اٹھائی اور پیڑ کاٹنے کے لئے چل پڑا۔ راستہ میں پھر وہی بوڑھا آدمی (ابلیس) دکھائی پڑا۔ اس نے کہا۔ -اے شخص ! تو پیڑ کاٹنے کا ارادہ چھوڑ دے کیونکہ یہ کام تیرے بس کا نہیں ہے ۔ اس کے بعد وہ اس پر ٹوٹ پڑا۔ مرد عابد زمین پر گر پڑا اور ابلیس کے ہاتھوں مجبور ہوگیا۔ اس نے ابلیس سے کہا مجھے چھوڑ دے تاکہ میں واپس چلا جاؤں لیکن مجھے یہ ضرور بتادے کہ کیا وجہ ہے کہ پہلے دن

(باقی صـ۲۲ پر)